السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارڈف سے غلام حسین پوچھتے ہیں کیا مسجد سود کی رقم سے بنائی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حرام مال سے مسجد بنانا بالاتفاق ممنوع وناجائز ہے۔ کیونکہ حرام اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''ان اللہ طیب لایقبل الا طیبا'' (مسلم مترجم ج ۳ کتاب الذکاة باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف ص ۴۳) ''اللہ پاک ہے اور پاک چیزیں قبول کرتا ہے۔'' اس طرح سودی قرض لے کر مسجد بنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ وہ بھی حرام مال ہے۔ بعض ائمہ نے ایسی مساجد کو مسجد ضرار کی قسم سے شمار کیا ہے جیسا کہ تفسیر کشاف اور مدارک میں اس کی وضاحت ہے کہ

''کل مسجد بنی مباہاة اوریاء اوسمعة اولغرض سوی ابتغاوجہ اللہ اوبمال غیر طیب فھولاحق مسجد الضرار''

یعنی ہر وہ مسجد جو فخر' ریاکاری' شہرت یا اللہ کی رضامندی کی بجائے کسی اور غرض کے لئے تعمیر کی جائے یا ناپاک (حرام) مال سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار کی طرح ہے۔ اگر کسی مسجد میں حرام کے ساتھ حلال مال بھی خرچ کیا گیا ہے تب بھی مخلوط ہونے کی وجہ سے اس کی طہارت باقی نہیں رہتی اور اصولی طور پر ''اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام'' ''جب حلال و حرام اکٹھے ہوجائیں تو حرام غالب آجاتا ہے۔'' مندرجہ بالا دلائل سے یہی واضح ہوتا ہے کہ ایسی جگہیں جو حرام کمائی سے بنائی جائیں وہ مسجد کا حکم نہیں رکھتیں اور ان میں نماز صحیح نہیں ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص142

محدث فتویٰ